فون نمبر ۹ و ۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۶ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۱۶ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۶ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج حضور ایدہ اللہ کو ٹائیفائیڈ کا ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے بخار کی سی کیفیت محسوس ہوتی رہی ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"
احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۵ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سر درد کی شکایت رہی۔ اس وقت عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ کمزوری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۵ ہجرت۔ کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے تاکہ وہ صحیح معنوں میں اعمال صالحہ بجا لاسکیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام اخلاق و شمائل قرآن کریم پر مبنی تھے اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو بار بار پڑھیں اس پر تدبر کریں اور اس کے مطابق اعمال بجا لائیں۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں اور اپنی زندگیوں کے اصل مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات مورخہ ۲۵ احسان (جون) کو منعقد ہو رہے ہیں۔ قائدین مجالس سب اطفال کو امتحانات کی تیاری کروائیں۔
(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ اور اصلاح و ارشاد

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اصلاح و ارشاد کے لئے مبعوث فرمایا آؤ ہم اپنا محاسبہ کریں کہ کیا ہم اس اہم ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں۔ اصلاح و ارشاد کے دس مختلف ذرائع پر مشتمل ایک سرکلر جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی مجلس کو یہ نہ پہنچا ہو تو دوبارہ منگوائے اور جملہ اراکین کی اصلاح و ارشاد کے کام کے متعلق رہنمائی کی جائے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر رکن اپنی رپورٹ اپنے زعیم کے ذریعہ مرکز میں بھجوائے اگر کوئی مشکل ہو تو اس سے بھی آگاہ کرے۔
(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ کے اعزاز میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے الوداعی تقریب کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی شرکت اور بصیرت افروز خطاب

ہماری جماعت میں ایسے رکن پیدا ہوتے چلے جانے چاہئیں جو اپنے اخلاص اور فدائیت کے ذریعہ الٰہی تائید و نصرت کو کھینچنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کرو اور قربانیوں کے تسلسل میں کبھی کمی نہ آنے دو

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ کل ۱۲ ہجرت بروز بدھ بعد نماز عصر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں جو کہ قریباً ربع صدی تک بطور ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ سلسلہ کی بے لوث اور مخلصانہ خدمات سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں فارغ ہوئے ہیں۔ وسیع پیمانے پر ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت تشریف لا کر رونق اور برکت بخشی حضور اقدس نے اس موقعہ پر اپنے خدام سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں زریں اور قیمتی نصائح سے نوازا حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہماری جماعت میں نسلاً بعد نسلاً ایسے فدائی کارکن پیدا ہوتے چلے جانے چاہئیں جو اپنے اخلاص اور نیک نمونہ کے ذریعہ الٰہی تائید و نصرت کو کھینچنے والے ہوں اور جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کا مظاہرہ کرے اور اس طرح غلبہ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آتے چلے جائیں۔

تقریب کے مدعوئین

یہ الوداعی تقریب دعوت عصرانہ کے طور پر قصر خلافت سے ملحقہ وسیع گراسی پلاٹ میں منعقد ہونا تھی لیکن مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع ہال "ایوان محمود" میں اس کا اہتمام کیا گیا اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال متعدد دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان صدر انجمن کے تمام کارکنان، تحریک جدید، وقف جدید انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے نمائندگان کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب بھی مدعو تھے۔ جو حال ہی میں ایک لمبا عرصہ تک سلسلہ کی قابل قدر خدمات سرانجام دینے کے بعد فارغ ہوئے ہیں (۱) محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ سابق ناظر زراعت (۲) محترم چوہدری فضل احمد صاحب سابق نائب ناظر تعلیم (۳) محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل (۴) مکرم مولوی نور احمد صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ مدعوئین کی مجموعی تعداد کم و بیش تین صد تھی۔

حضور اقدس کی تشریف آوری

حضور اقدس پونے چھ بجے شام بذریعہ کار ایوان محمود میں تشریف لائے۔ جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ چونکہ حضور کی علالت طبع کے باعث احباب ایک عرصہ سے حضور کی زیارت سے محروم تھے اس لئے اس موقعہ پر حضور کی تشریف آوری ان کے لئے غیر معمولی طور پر خوشی اور مسرت کا باعث ہوئی اور انہیں ایک عرصہ کے بعد حضور کی زیارت کرنے اور حضور کی زبان سے کلمات طیبات سنکر اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کا موقع ملا۔

ایڈریس

حضور کی تشریف آوری پر کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو کہ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے کی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ربع صدی تک آپ نے بحیثیت ناظر اعلیٰ نہایت اخلاص باقاعدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سلسلہ کی گراں بہا خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی اصابت رائے اعلیٰ انتظامی قابلیت اور ماتحتوں کے ساتھ آپ کا ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک — یہ سب ایسے امور ہیں جن کی وجہ سے آپ کے ساتھ کام کرنے والے کارکن کبھی آپ کی یاد کو اپنے قلوب سے (باقی ص ۸ پر)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ ر ہجرت ۱۳۵۰ ہش

سچّا مذہب اور حقیقی سائنس

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے (ایک ایسے زمانہ میں جب کہ یورپ کی یک طرفہ سائنسی ترقی کے نتیجہ میں مذہب اور سائنس کے درمیان مغائرت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی) بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ اس امر کا اعلان فرمایا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور صحیفۂ قدرت اللہ تعالیٰ کا فعل۔ اللہ تعالیٰ کے قول اور اس کے فعل میں کسی قسم کی مغائرت اور تضاد کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ بدیں وجہ دونوں میں کامل مطابقت کا پایا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :۔

"قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اُس قانونِ قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں یعنی جس رنگ اور طرز پر دُنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور فعل سے کچھ اور ظاہر ہو۔" (چشمۂ مسیحی صــ۱۲)

یہ ایک انقلابی نظریہ تھا جس نے حقیقی مذہب اور حقیقی سائنس کے مابین ناروا مخالفت کو یکسر کالعدم کر کے رکھ دیا۔ اس طرح ایک ایسا معیار سائنسدانوں کے ہاتھ آ گیا جس کی مدد سے کسی اصولی سائنسی نظریہ کی صداقت کو بآسانی پرکھا جا سکتا تھا۔ لیکن مغربی سائنس دان مروجہ عیسائیت کی مخالفت کے علی الرغم قوانینِ قدرت اور اسرارِ فطرت کو تا حدِ امکان بے نقاب کرنے کی دُھن میں ہمہ تن مصروف تھے اس لئے وہ اِس انقلابی نظریہ کو چنداں خاطر میں نہ لائے اور اپنی یک طرفہ دوڑ دھوپ کے نتیجہ میں دہریت کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔ تاہم جب انہوں نے محسوس کیا کہ قدرت کے رازہائے سربستہ کا احاطہ محض عقل کے بل پر ممکن نہیں ہے تو پھر رفتہ رفتہ ان کی توجہ اس امر کی طرف پھرنی شروع ہوئی کہ سائنسی تحقیق کو صحیح خطوط پر چلانے کے لئے مذہب سے بھی رہنمائی حاصل کرنا ناگزیر ہے۔ پھر وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچے کہ کائنات کا یہ نہایت درجہ محکم اور ابلغ نظام جن قوانین کے ماتحت چل رہا ہے ان میں اور ایک سچے اور حقیقی مذہب میں باہم کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ دونوں کا منبع اور مخرج خدا ہی کی ذات ہے بلکہ ان میں سے بعض نے یہاں تک کہا کہ سچے اور حقیقی مذہب کی معاونت کے بغیر کوئی سائنسدان بھی حقیقی معنوں میں سائنسدان نہیں بن سکتا۔

اس نتیجہ پر پہنچنے والے سائنسدانوں میں سے ایک پروفیسر آئن سٹائن بھی تھے جنہیں اِس دَور کا عظیم ترین سائنسدان تسلیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے صدر جناب ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی نے اپنے ایک مقالہ بعنوان "سائنس اور بقائے انسانی" میں خود پروفیسر آئن سٹائن کا ایک قول نقل کیا ہے جو اس امر کا آئینہ دار ہے کہ پروفیسر مذکور اس حقیقت کو پا چکے تھے کہ سچے مذہب اور حقیقی سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ قوانینِ قدرت کی کنہہ اور کیفیت معلوم کرنے نیز اسباب و عوامل کی تہہ تک پہنچنے کے لئے سچے اور حقیقی مذہب سے استفادہ بھی ضروری ہے۔ جناب ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی نے پروفیسر آئن سٹائن کا جو قول نقل کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں :۔

"مذہب کی اساس اس عقیدہ پر ہے کہ جہان ہست و بود کا دارومدار معقول بنیادوں پر ہے۔ مذہب دلائل کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ میرے خیال میں کوئی شخص بھی اس عقیدے کے بغیر اصلی سائنسدان نہیں بن سکتا۔ ہم مختصر طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہوتی ہے اور مذہب سائنس کے بغیر اندھا" (مقالاتِ شام ہمدرد صــ۲۳)

پروفیسر آئن سٹائن جیسے عظیم سائنس دان کا یہ قول اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ خود آئن سٹائن کے نزدیک سائنسی تحقیق کے سلسلہ میں مذہب اور سائنس دونوں کا اشتراک ضروری ہے۔ لیکن یہ اشتراک صرف اس مذہب کے ساتھ ہی بارآور ہو سکتا ہے جس کی اساس اس عقیدہ پر ہو کہ جہان ہست و بود کا دارومدار معقول بنیادوں پر ہے اور یہ کہ وہ مذہب دلائل کی کسوٹی پر بھی پورا اترتا ہو۔ ایسا مذہب، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالوضاحت ثابت فرمایا ہے صرف اور صرف اسلام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اور سائنس یا بالفاظ دیگر قانونِ شریعت اور قانونِ قدرت میں سرے سے کوئی اختلاف ہے ہی نہیں اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ ان میں سے اوّل الذکر خدا تعالیٰ کا قول ہے اور مؤخر الذکر اس کا فعل۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی نہیں فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب کہ خود یورپی سائنس دانوں کو یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑے گی چنانچہ آگے چل کر ان کے رویّہ میں رونما ہونے والی تبدیلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی آپ نے کہا تھا ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج — نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

مغربی سائنس دانوں کا از سر نو مذہب کی طرف یہ میلان بالآخر انہیں اسلام کی آغوش میں لانے کا موجب ثابت ہوگا۔ کیونکہ قانونِ شریعت اور قانونِ قدرت میں کامل مطابقت انہیں بجز اسلام اور کسی مذہب میں نہیں ملے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آستانۂ الوہیت

(۱)

تم روزِ ازل سے جو ہو موجود تو پھر کیا
میں نے تو ابھی تک تمہیں آنکھوں نہیں دیکھا

آجاؤ کہ میں تم سے لپٹ کر تمہیں جانوں
چھُپ چھُپ کے جو ہونا ہو، وہ ہونا نہیں ہوتا

(۲)

نگاہِ شوق پہ بارِ گراں نہیں کچھ بھی
زمین کچھ بھی نہیں، آسماں نہیں کچھ بھی

تمہارے واسطے دوزخ قبول ہے ہم کو
جو تم نہیں ہو تو باغِ جناں نہیں کچھ بھی

(۳)

کسی کسی کو تو بست و کشود ہے سب کچھ
کچھ اور ہیں جنہیں نام و نمود ہے سب کچھ

مجھے دکھاتے ہو تم کیوں یہ جنّت و دوزخ
مرے لئے تو تمہارا وجود ہے سب کچھ

(۴)

تجلیوں کی اگر جستجو نہیں مجھ کو
ہر ایک چیز نظر آئے کیوں حسیں مجھ کو

جہاں کہیں بھی مِلی روشنی کی کوئی کرن
کشاں کشاں مرا دل لے گیا وہیں مجھ کو

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق بی اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

صحت

چند دنوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بہتر ہے۔ چنانچہ حضور انور شام کو کار میں چند میل سیر کے لئے بھی تشریف لے جاتے رہے ابھی گھٹنوں میں کھچاؤ باقی ہے جس کی وجہ سے جھکنے اور التحیات کی پوزیشن میں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی کامل شفایابی، صحت و تندرستی اور لمبی کام والی زندگی کے لئے دعا جاری رکھیں

مومن کے سب دن بابرکت ہوتے ہیں

ایک دوست نے باہر جانے کا ذکر کیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ کل چونکہ منگل ہے اور یہ دن اچھا نہیں ہے اس لئے پرسوں سفر پہ جانا ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔ تمام دن اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں اور اس لحاظ سے ہر دن ہی مومن کے لئے بابرکت ہوتا ہے۔ یہ یہ خیال کہ کوئی ایک دن ہفتہ میں سے اچھا نہیں بالکل غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

(مسلم بحوالہ کنوز الحقائق)

یعنی زمانے کو برا نہ کہو کیونکہ زمانہ خدا نے ہی پیدا کیا ہے اور اللہ کی پیدا کردہ ہر چیز میں مومن کے لئے برکات ہوتی ہیں

ایک خاص فن اور اسکی اہمیت

ایک موقع پر جب کہ ایسے دوست ملنے کے لئے آئے تھے جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہیں فرمایا Intelligence کا فن پہلی مرتبہ منظم طریق پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رائج فرمایا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء نے اسی کو بہت ترقی دی اور اعلیٰ Intelligence کے نتیجہ میں معمولی تعداد کے باوجود بڑی بڑی افواج کو شکست دی۔

حضور نے حضرت خالدؓ بن ولید کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک محاصرہ کے وقت اُن کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ یہ اطلاع ملی کہ اُس رات قلعہ کے اندر دشمن نے ایک تقریب منعقد کی ہے جس میں فوج کے تمام افسران مدعو ہیں۔ چنانچہ حضرت خالدؓ بن ولید نے اس اطلاع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رات کو جبکہ دشمن کی فوج کے افسران اور اکثر سپاہی شراب کے نشہ میں دھت تھے مٹھی بھر مسلمانوں کے ساتھ حملہ کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ پس مسلمان ممالک کو بھی اس شعبہ کو نہایت درجہ ترقی دینی چاہیئے اس شعبہ کو اگر منتظم کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہو تو تھوڑی فوج بھی بڑی فوج پہ غالب آسکتی ہے

درخت کٹوانے کی ممانعت

ایک دوست نے کسی کرایہ دار کا ذکر کیا کہ اس نے اپنے مکان کے تمام درخت کٹوا دئے ہیں۔ حضور نے فرمایا قومی اور تعمیری ضروریات کے علاوہ درختوں کو کاٹنے سے اسلام نے منع فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگی مہم روانہ فرمایا کرتے تھے تو ایک ہدایت یہ بھی فرماتے تھے کہ درختوں کو نہ کاٹیں اور یہ کہ جس علاقہ پر بھی قابض ہو جائیں وہاں درختوں کی حفاظت کی ذمہ داری اُن پہ ہوگی چنانچہ بخاری کی حدیث ہے کہ لا یقطع شجرھا

بنو نضیر کی جنگ کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جو درخت کاٹے گئے تھے قرآن کریم نے ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ

(الحشر آیت ۶)

ترجمہ تم نے کوئی جڑ کھجور کے درخت کی نہیں کاٹی یا اس کو اپنی جڑوں پر کھڑا نہیں چھوڑا مگر یہ اللہ کے حکم سے تھا اور اس لئے تھا کہ نافرمانوں کو رسوا کیا جائے۔

فرمایا کل درخت جو حضورؐ کے حکم سے کاٹے گئے یا جلائے گئے تھے وہ تعداد میں نو (۹) تھے۔ صرف نو درختوں کے کاٹے جانے پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ درحقیقت یہ میری اجازت سے کاٹے گئے تھے اور ایک رنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درختوں کے کٹوانے کے حکم کی صفائی پیش کردی

پس درختوں کو ہرگز بلا ضرورت نہیں کاٹنا چاہیئے خواہ سایہ دار درخت ہوں یا پھلدار یا محض خوشنما لگنے والے درخت قومی معیشت کی ترقی یا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک برکت

فرمایا۔ گھوڑوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(بخاری کتاب الجہاد)

یعنی گھوڑے کی پیشانی میں تمہارے لئے قیامت تک برکت رہے گی اور عجیب ہے کہ قرآن کریم نے واذا العشار عطلت کہہ کر اونٹوں کے بارہ میں تو یہ پیشگوئی کردی کہ یہ ایک زمانہ میں بیکار کردئے جائینگے لیکن گھوڑوں کے بارہ میں ایسا کوئی ارشاد نہیں ہے۔ پس مسلمانوں کو فن شہسواری اور گھوڑوں کے پالنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ان کے لئے برکت کے سامان رکھے ہیں۔

فرمایا۔ میرا ارادہ ہے کہ ربوہ میں بھی اور باہر کی جماعتوں میں بھی ایسے کلب جاری کراؤں جہاں گھوڑوں کی نگہداشت اور سواری وغیرہ کی تربیت دی جایا کرے۔ مستورات کے لئے بھی ایسے کلب ہوں گے ان کا نام خولہ کی مناسبت سے "خولہ کلب" ہونگے حضرت خولہؓ نہایت اعلیٰ درجہ کی شہسوار تھیں۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ گھوڑوں میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک برکت کے سامان رکھے ہیں۔ بعض صحابہؓ نے اٹھارہ اٹھارہ گھوڑے رکھے ہوئے تھے اور گھڑسواری کے فن میں بہت ترقی ہو گئی تھی

فرمایا۔ مسلمانوں کے لئے برکت اسی میں ہوگی کہ وہ دوبارہ گھوڑوں کے پالنے کی طرف توجہ دیں

درخواست دعا

مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

ہفتہ قرآن مجید

پندرہ ہجرت (مئی) تا اکیس ہجرت (مئی ۱۹۷۱ء)

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پندرہ ہجرت تا اکیس ہجرت (پندرہ مئی تا اکیس مئی) ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امرائے کرام اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پہ باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر مستورات علیحدہ جلسے کروا سکیں۔ وہاں پر لجنات اماء اللہ اہتمام فرمائیں ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگذاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوا دیں

تقاریر کیلئے عنوانات

۱۔ قرآن مجید کے فضائل
۲۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات
۳۔ عبادات کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم
۴۔ میاں بیوی کے حقوق قرآن مجید کی روشنی
۵۔ اطاعت نظام کے متعلق قرآنی ہدایات
۶۔ قرآن مجید کی رو سے حقیقی مومن کی صفات

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد پیدائش اوران کے حصول کے طریق

(مکرم محمد انیس الرحمٰن صادق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

انسان کی پیدائش اور اس کی زندگی کا مقصد اور مدعا کیا ہے۔ اور یہ کہ اس کو کیوں تمام مخلوقات میں سے اشرف و اعلیٰ قرار دیا گیا ہے اس کے لئے یہ ایک اہم امر ہے جو انسانی دماغ میں آتا ہے۔ واضح ہو کہ اس دنیا میں جتنی بھی اشیاء پائی جاتی ہیں وہ آسمان سے تعلق رکھتی ہوں یا زمین سے۔ حیوانات میں سے ہوں یا نباتات میں سے اور پھر وہ مرئی یا غیر مرئی سب کا خالق و مالک اللہ تعالےٰ ہے جو کہ منبع جمیع صفات حسنہ ہے۔ تمام مخلوقات میں سے انسان کو اشرف بنایا ہے اور اسے اعلیٰ قسم کے قویٰ عطا کئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انسانی زندگی کے کچھ مقاصد اور مدعا ہیں جن کا پورا کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں مختلف قسم کے خیالات اس بارے میں پائے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں نے انسانی زندگی کو ایک کھیل قرار دیا ہے۔ اور محض عیش و عشرت و آرام طلبی کو اس کا مقصد بتایا ہے اور بعض نے دنیاوی لذت و سرور سے منہ موڑنے اور رہبانیت اختیار کرنے کو ان کا پیدائش کا مقصد قرار دیا ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد جیسا کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے واضح ہے نہ تو محض عیش پرستی ہے اور نہ ہی رہبانیت اختیار کرنے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیثیت انسان ہونے کے اپنی زندگی کس طرح گذاری اس کا مطالعہ کرنے سے اور مشاہدہ کرنے سے انسانی زندگی کے مقصد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے حقیقی اور کامل رنگ میں انسانی پیدائش کے مقصد کو پہچانا ہے۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پوری اتباع اور پیروی کرے گا وہ مقصد زندگی سے پوری طرح آشنا اور آگاہ ہو سکتا ہے گو قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر انسانی پیدائش کے مقاصد بیان ہوئے ہیں۔ لیکن خاص طور پر مندرجہ ذیل آیات میں نہایت جامع رنگ میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (یعنی جن و انس کو محض اللہ تعالیٰ کی عبادت کے پیدا کیا ہے) اور آیت قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (یعنی بے شک میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب اور پرورش کرنے والا ہے) اس زمانہ کے مرسل زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں مقصد پیدائش انسانی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالےٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا ہے اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالےٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ [illegible])

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسی تسلسل میں فرماتے ہیں۔

"انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں۔ اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں مشغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا تعالےٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر بڑا عہدہ پاکر۔ بڑا تاجر بن کر۔ بڑی بادشاہی تک پہنچ کر۔ بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ وہ اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے صنعت کاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدائے تعالےٰ کا وصال ہے لہذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔"

اس کے بعد اب سوال پیدا ہوتا ہے یہ تو درست ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کا وصال ہے لیکن یہ مقصد حاصل کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ کیا وسائل و ذرائع ہیں جن سے انسان اپنی زندگی کے اس مدعا کو حاصل کر سکتا ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"سب سے بڑا وسیلہ جو اس مدعا کے پانے کے لئے شرط ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے کیونکہ اگر پہلا قدم ہی غلط ہے۔ اور کوئی شخص مثلاً پرند یا چرند یا عناصر یا انسان کے بچہ کو خدا بنا بیٹھا ہے تو پھر دوسرے قدموں میں اس کے راہ راست پر چلنے کی کیا امید ہے۔ سچا خدا اس کے ڈھونڈنے والوں کو مدد دیتا ہے۔ مگر مُردہ کو کیونکر مدد دے سکتا ہے۔ اس میں اللہ جل شانہ نے خوب تمثیل فرمائی ہے اور وہ یہ ہے لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ۔ یعنی دعا کرنے کے لائق وہی سچا خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی ان کا جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسا کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلا دے کہ اے پانی میرے منہ میں آجا تو کیا وہ اس کے منہ میں آجائے گا۔ ہرگز نہیں سو جو لوگ سچے خدا سے بے خبر ہیں ان کی تمام دعائیں باطل ہیں۔

دوسرا وسیلہ:۔ خدائے تعالےٰ کے اس حسن و جمال پر اطلاع پانا ہے جو باعتبار کمال تام کے اس میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ حسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے تو حسن باری تعالیٰ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہیں جیسا کہ قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجتمند ہیں۔ ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے وہ کل چیزوں کیلئے مبداء فیض ہے۔ اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کر کے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کا مرغوب ہے نہ کہ مُردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت۔

تیسرا وسیلہ:۔ جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے دوسرے درجہ کا زینہ ہے خدا تعالیٰ کے احسان پر اطلاع پانا ہے کیونکہ محبت کے محرک دو ہی چیزیں ہیں۔ حسن یا احسان اور خدا تعالےٰ کی احسانی صفات کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ احسان کامل اسی میں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو محض نابود سے پیدا کرے اور پھر ہمیشہ اس کی ربوبیت ان کے شامل حال ہو اور وہی ہر ایک چیز کا آپ سہارا ہو اس کی تمام قسم کی رحمتیں اس کے بندوں کے لئے ظہور میں آئی ہوں۔ اور اس کا احسان بے انتہا ہو جس کا کوئی شمار نہ کر سکے۔ سو ایسے احسانوں کو خدا تعالےٰ نے بار بار جتلایا ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اگر خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز گن نہ سکو گے۔

چوتھا وسیلہ:۔ خدا تعالےٰ نے اصل مقصود کو پانے کے لئے دعا کو ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

یعنی تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔

اور بار بار دعا کے لئے رغبت دلائی ہے انسان اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کی طاقت سے پاتا ہے۔ (باقی)

وقف شدہ زمین کی پیداوار فوری طور پر ادا فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی گندم منڈیوں میں آنی شروع ہو گئی ہے۔ وہ زمیندار اصحاب جنہوں نے اپنی اپنی زمین کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کیا ہوا ہے بیدار ہوں۔ اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہوئے فوری طور پر وقف شدہ پیداوار وقف جدید کو ادا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرگودھا میں جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۸ رشہادت ؍مئی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ نیو سول لائن سرگودھا میں جماعت احمدیہ سرگودھا شہر کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا منعقد ہوا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کی گئی اور الحمد للہ حاضری انتظامات اور تقاریر وغیرہ ہر لحاظ سے یہ جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ پہلی دفعہ مستورات کے لئے اس مسجد میں پردہ کا انتظام کر کے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقاریر سنانے کا بندوبست کیا گیا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم چوہدری ندیم احمد صاحب "سیرت حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم" مکرم راجہ فاضل احمد صاحب ایم اے "انسان کامل" مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ "رحمۃ للعالمین" اور مکرم چوہدری رحمت علی صاحب بلّے نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول پر تقاریر فرمائیں۔ جلسہ کے دوران مکرم محمد عالم صاحب اور مکرم محمد یوسف صاحب نے منظوم نعتیہ کلام خوش الحان آواز میں سنایا۔ نیز دو بچوں نے بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مختصر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد سرگودھا)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس کے لئے امسال ۲۸ ہجرت ۱۳۵۰ ہش (۲۸ مئی ۱۹۷۱ء) تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ ہش (۱۱ جون ۱۹۷۱ء) ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کلاس ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ اس کلاس کا نصاب قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ قواعد عربی و عربی بول چال مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جماعت احمدیہ کے عقاید۔ صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہے۔

مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کا یہ ایک عمدہ موقع ہے قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجلس کا کم از کم ایک ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں اس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں جو طلباء امسال میٹرک کے امتحان کے بعد فارغ ہوئے ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ اس کلاس میں بھجوایا جائے۔ احمدی والدین کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں اور اس سلسلہ میں مقامی قائد خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کریں۔

قائدین سے بھی یہ التماس ہے کہ جو خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں ان کے اسماء اور کوائف سے ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری گل گلستان خان مرحوم جو کہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں چند روز ہوئے بیماری کا سخت حملہ ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین (طاہر احمد چکوال ضلع جہلم)

۲۔ خاکسار ایران میں بطور مائننگ انجنیئر کام کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنی حفاظت میں رکھے۔ میری ہر مشکل کو آسان کر دے۔ اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔ (چوہدری بشیر احمد مہندس معدن۔ انارک۔ ایران)

۳۔ میرے خالہ زاد بھائی مکرم محمود علی شاہ صاحب چک ۰۰۔ لائل پور ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کی باعزت بریت کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(الطاف الرحمٰن۔ کوٹھی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ۔ دارالصدر ربوہ)

ایک بابرکت دعا

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے کھیتوں میں جا کر ضرور دعا کیا کریں اور خصوصاً وہ دعا کریں جو قرآن کریم نے سکھائی ہے کہ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ یہ دعا جو قرآن کریم میں آئی ہے زمینداروں اور باغوں کے مالکوں کی دعا ہے۔ اگر آپ یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ آپ کے مال میں برکت دے۔ آپ کی قربانیوں میں بھی برکت دے۔ اور آپ کی اولادوں میں بھی برکت دے۔ ساری برکتوں سے آپ مالا مال ہو جائیں"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے۔ اور اپنی عزیز کمائی میں سے تحریک جدید کی مالی تحریکات (اشاعت اسلام، تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں۔ ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں۔ اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم باترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ مورخہ ۹ رمئی ۱۹۷۱ء بروز اتوار ۸ بجے صبح اچانک دل کا دورہ پڑنے سے مکرم مطلوب حسین صاحب طالب علم ایف ایس سی فائنل ابن حکیم عبدالغنی صاحب دستی شادی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان بہاولپور میں انتقال کر گئے اور مولائے حقیقی سے جا ملے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے سلسلہ سے بہت ہی محبت کرنے والے تھے تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

۲۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب ساکن حویلی ضلع ساہیوال چند یوم بیمار رہ کر ۱۷ شہادت (اپریل) کو وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند غیرت مند اور دلیر خاتون تھیں۔ موصیہ ہونے کی بنا پر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبدالستار چوہدری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حویلی ضلع ساہیوال)

ضرورت مراقبین

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں دو مراقبین کی فوری ضرورت ہے کم از کم میٹرک پاس اور خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ۲۰ ہجرت (مئی) تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم لغو اور بے ہودہ سوالات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسے سوالات سے روک کر ان کی فطرت اور ذہنیت کو بلند کرنے کی کوشش کی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ کوئی سوال زیادتی علم کے لئے ہوتا ہے اور کوئی کج بحثی کے لئے۔ کوئی بے ادبی کے لئے ہوتا ہے۔ کوئی تحقیر و تذلیل کے لئے۔ غرض ہر سوال الگ رنگ رکھتا ہے۔ معقول انسان کبھی بھی کسی غیر معقول سوال کی دوسرے کو اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر کوئی لڑکا کالج میں پروفیسر کے سامنے کھڑا ہو کر سوال پر سوال کرتا چلا جائے تو وہ لازماً اسے ڈانٹے گا اور کہے گا کہ تم فضول وقت ضائع کر رہے ہو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ پروفیسر اپنی کم علمی کی وجہ سے اسے سوال کرنے سے روک رہا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم نے لغو اور بے ہودہ سوالات کو ناپسند کیا ہے نہ کہ محض سوالات کو۔ چنانچہ سُئِلَ مُوْسٰی میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لوگ جس قسم کے سوالات کیا کرتے تھے ان کا نمونہ قرآن کریم کی اس آیت میں دکھایا گیا ہے کہ یَسْئَلُکَ اَھْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰہَ جَھْرَۃً (نساء آیت ۱۵۴) یعنی یہ اہل کتاب تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو آسمان سے ان پر ایک کتاب اتار کر لے آئے۔ یہ سوال تو انہوں نے پھر بھی کم کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تو اس سے بھی بڑا سوال کیا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا کہ تو خدا کو پکڑ کر ہمارے سامنے لے آ تب ہم ایمان لائیں گے۔ اسی طرح تورات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بات بات پر سوال کیا کرتے تھے مگر صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ وہ کہتے ہیں ہم اس بات کا انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی اعرابی آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال پوچھے تا کہ ہم بھی سن لیں۔ گویا انہیں اس قدر وقار اور ضبطِ نفس حاصل تھا کہ خود کوئی سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے بہرحال مسلمانوں کو صرف ایسے سوال کرنے سے روکا گیا ہے جو سنت اللہ اور قانونِ شریعت کے خلاف ہوں یا اپنے اندر گستاخی اور بے ادبی کا رنگ رکھتے ہوں یا جن سے محض وقت کا ضیاع ہوتا ہو۔ کوئی حقیقی فائدہ حاصل نہ ہو۔ مجھے یاد ہے حافظ روشن علی صاحب اور میں دونوں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھا کرتے تھے۔ بعض اور دوست بھی ہمارے اس سبق میں شریک تھے۔ حافظ صاحب کی عادت تھی کہ وہ بات بات پر بال کی کھال اتارنے کی کوشش کرتے اور بڑی سختی سے جرح کرتے تھے...... حافظ صاحب کو سوالات کرتے دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ میں کیوں پیچھے رہوں۔ چنانچہ چوتھے دن میں نے بھی سوالات شروع کر دیئے۔ ایک دن تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ چپ رہے۔ مگر دوسرے دن جب میں نے بعض سوالات کئے تو آپ نے فرمایا حافظ صاحب کے لئے سوالات کرنے جائز ہیں تمہارے لئے نہیں۔ میری نصیحت یہ ہے کہ تم سوالات نہ کیا کرو بلکہ خود سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو اگر کوئی بات تمہاری سمجھ میں آجائے تو اسے مان لیا کرو۔ اور اگر سمجھ میں نہ آئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ خود تمہیں سمجھائے اور اپنے پاس سے علم عطا فرمائے...... گویا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے سوالات سے روک کر میرے ذہن کو اس طرف متوجہ کر دیا کہ مجھے خود بھی قرآن کریم پر غور کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے...... اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سوالات سے روک کر ان کی فطرت اور ذہنیت کو بلند کرنے کی کوشش کی ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۱۰۸ تا صفحہ ۱۱۰)

الوداعی تقریب

(صفحہ اوّل سے آگے)

محو نہ کر سکیں گے۔ ایڈریس کے آخر میں دعا کی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان خدمات کا اجر خود عطا فرمائے اور آپ کے ایمان اخلاص اور محبت میں غیر معمولی برکت بخشے (آمین) ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے مختصر الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔

حضور اقدس کا بصیرت افروز خطاب

بعد ازاں حضور اقدس نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جو جماعتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوتی ہیں ان کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ان میں نسلاً بعد نسلٍ ایسے فدائی کارکن پیدا ہوتے رہیں جو قربانی اور ایثار کے تسلسل کو قائم رکھیں اور اس میں کسی مرحلہ پر بھی کمی نہ آنے دیں۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے معجزے دکھاتا ہے اور بظاہر ناچیز ذروں سے کام لے کر اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا نظارہ کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے قیام کی اصل غرض غلبہ اسلام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تین صدیوں تک ضرور اسلام دنیا میں غالب آجائے گا۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تین صدیوں تک انتظار کرو بلکہ یہ آخری حد بیان فرمائی ہے اس کے معنے یہ ہیں اور حضور کے بعض الہامات سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ اگر افرادِ جماعت اپنے ایمان و اخلاص اور اپنی قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھیں تو ۹۰ برس یا زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ برس تک اسلام دنیا میں غالب آسکتا ہے فطرتی طور پر ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبہ اسلام کا دن دیکھ لیں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور قربانیوں کے تسلسل میں کسی وقت اور کسی مقام میں بھی کمی نہ آنے دیں۔ نہ مقدار میں اور نہ کیفیت میں۔ حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں سے خصوصی طور پر خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ اگر وہ مرکز میں اخلاص کے ساتھ خدمت دین کرنے کے لئے مقیم ہیں۔ تو ان کے چہروں پر بشاشت کے آثار ظاہر ہونے چاہئیں۔ انہیں باخلاق اور اسلامی شعار کا پابند ہونا چاہیئے۔ اور ایسا نمونہ پیش کرنا چاہیئے جو اسلام اور احمدیت کی حقیقی روح کے مطابق ہو۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ مسلمان مردوں کے لئے داڑھی رکھنا اور عورتوں کے لئے پردہ اسلامی شعار میں شامل ہیں۔ یہ درست ہے کہ اصل چیز اخلاص ہے مگر اس اخلاص کا کوئی ظاہری نشان بھی تو ہونا چاہیئے۔ اور ظاہری نشان یہی ہے کہ مسلمان مرد داڑھی رکھیں اور عورتیں پردہ کریں اس زمانہ میں بعض لوگ انہیں اختیار کرتے ہوئے شرماتے ہیں اور اسے دنیوی عزت اور ترقی کے معیار کے منافی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ اسلام کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ پردہ مسلمان عورت کی ترقی میں کبھی روک نہیں بنا اگر مقصدِ زندگی کی ان ذمہ داریوں کو نبھانا ہو جو اسلام ہم پر عاید کرتا ہے تو نہ داڑھی اس میں روک ہے اور نہ پردہ بلکہ ان سے اخلاق کی پختگی کا اظہار ہوتا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ ہر چیز اپنی حد کے اندر ہی اچھی لگتی ہے اگر پردے میں بے جا سختی سے کام لیا جائے تو یہ بھی نامناسب ہے پردہ ایسا ہونا چاہیئے جو صحیح اسلامی روح کے مطابق ہو اور جس سے پردے کی اصل غرض پوری ہوتی ہو۔ اس طرح داڑھی کم از کم اتنی ضرور ہونی چاہیئے کہ دیکھنے والوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اس نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور وہ چہرے کی مناسبت سے خوبصورت اور موزوں معلوم ہو اگر داڑھی کو بے ہنگم طور پر بڑھایا جائے جیسا کہ آج کل یورپ میں ایک رو چلی ہوئی ہے تو یہ بھی مومنانہ وقار کے خلاف ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مرکز میں ہمیشہ ایسے کارکن عطا فرماتا رہے جو نیک نمونہ رکھنے والے ہوں اور اخلاص اور قربانی کے تسلسل کو قائم رکھنے والے اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین

۹۹۶۹

۵۲۵